MAAS Journal of Islamic Science بھی شائع کرتا ہے۔ یہ ادارہ یا مرکز "اسلامی سائنس" کے تصور کا ترجمان ہے جس کی ایک عمدہ مثال اس سائنسی روایت میں ملتی ہے جو بنوامیہ اور بنوعباس کے دور کے مسلمان سائنس دانوں کے ہاتھوں پروان چڑھی۔ مرکز الدراسات اس روایت کا احیا چاہتا ہے۔

زیرنظر شمارے میں چند اہم مسلمان سائنس دانوں کے حالات اور کارناموں پر مقالات شامل ہیں۔ مقالات معیاری ہیں اور حوالہ جات کا پورا اہتمام کیا گیا ہے۔ خالد بن یزید' جابر بن حیان' طغرائی' الکندی' علی بن ایدمرالجدکی اور البیرونی پر مقالات بغداد کے فاضل احمد الطائی صاحب کے تحریر کردہ ہیں اور ان کا ترجمہ محمد احسن نیازی صاحب نے کیا ہے۔ ابن سینا کے کارناموں پر سکندر حسین اور میکائل ای مارمورا صاحب نے قلم اٹھایا ہے۔ ایک نہایت اہم اور دل چسپ مضمون "سارٹن اور عربی اسلامی ورثہ" ہے' جسے امریکہ کے سمیع ہمرینہ نے تحریر کیا ہے۔ اس مضمون میں ایک طرف تو یورپی محقق جارج سارٹن کی علمی دیانت داری کا تذکرہ ہے' دوسری طرف اس کے ساتھیوں کے عمومی تعصب کا ذکر ہے جو اس بات کو بھی برداشت نہ کرپائے کہ ایک یورپی تاریخ دان مسلمان سائنس دانوں کے کارناموں کو تسلیم کرے۔ آخری مضمون پروفیسر محمد طفیل ہاشمی صاحب کا ہے: "سائنسی کتب' تراجم اور مترجمین"۔

مجلّے میں ایک خط بھی شائع کیا گیا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ "آیات" کے ستمبر تا دسمبر ۱۹۹۶ کے شمارے کے اداریے میں اس بات پر تنقید کی گئی ہے کہ اکثر عربی تحریروں میں لفظ "علم" استعمال کیا جاتا ہے اور مراد سائنس ہوتی ہے۔ مدیر آیات کا یہ کہنا بجا ہے کہ "علم" سائنس تک محدود نہیں' لہٰذا اس غلطی کی اصلاح ہونی چاہیے۔ سوال البتہ یہ ہے کہ کیا خود مدیر مجلّہ اپنے Centre for Studies on Science کا ترجمہ مرکزالدراسات العلمیہ کرکے اس غلطی کے مرتکب نہیں ہو رہے؟ (ڈاکٹر بلال مسعود)

اسلامی قیادت از خرم مراد۔ ناشر: منشورات' منصورہ' لاہور۔ صفحات: ۹۶۔ قیمت: ۲۱ روپے۔

۱۰۰ صفحے سے بھی کم کی یہ کتاب' دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مصداق ہے۔ محترم خرم مراد کی زندگی قرآن کے مطالب کو سمجھنے میں گزری ہے' اس کا اندازہ ان کو سننے والوں اور پڑھنے والوں کو بخوبی ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے سیرت پاک کا مطالعہ قرآن کی روشنی میں کیا ہے۔ یہ ایک منفرد نوعیت کا مطالعہ ہے جس سے غوروفکر کی نئی راہیں کھلتی ہیں۔ انھوں نے مطالعے کی بنیاد اس بات کو بنایا ہے کہ قرآن میں رسول ؐ اللہ کو خطاب کرکے جو بات کہی گئی' آپ ؐ نے اس پر عمل کیا۔ گویا وہ بات' آپ ؐ کی زندگی میں بالفعل موجود تھی۔ اسی طرح جو صفات بیان کی گئی ہیں' وہ بھی نظری نہیں ہیں بلکہ واقعتاً پائی جاتی تھیں۔ اس اصول کو سامنے رکھ کر انھوں نے آپ ؐ اور مقاصد دعوت' آپ ؐ اور مقام دعوت' آپ ؐ اور